New Era Magazine

میرا لونگ گواچا

از نادیہ احمد

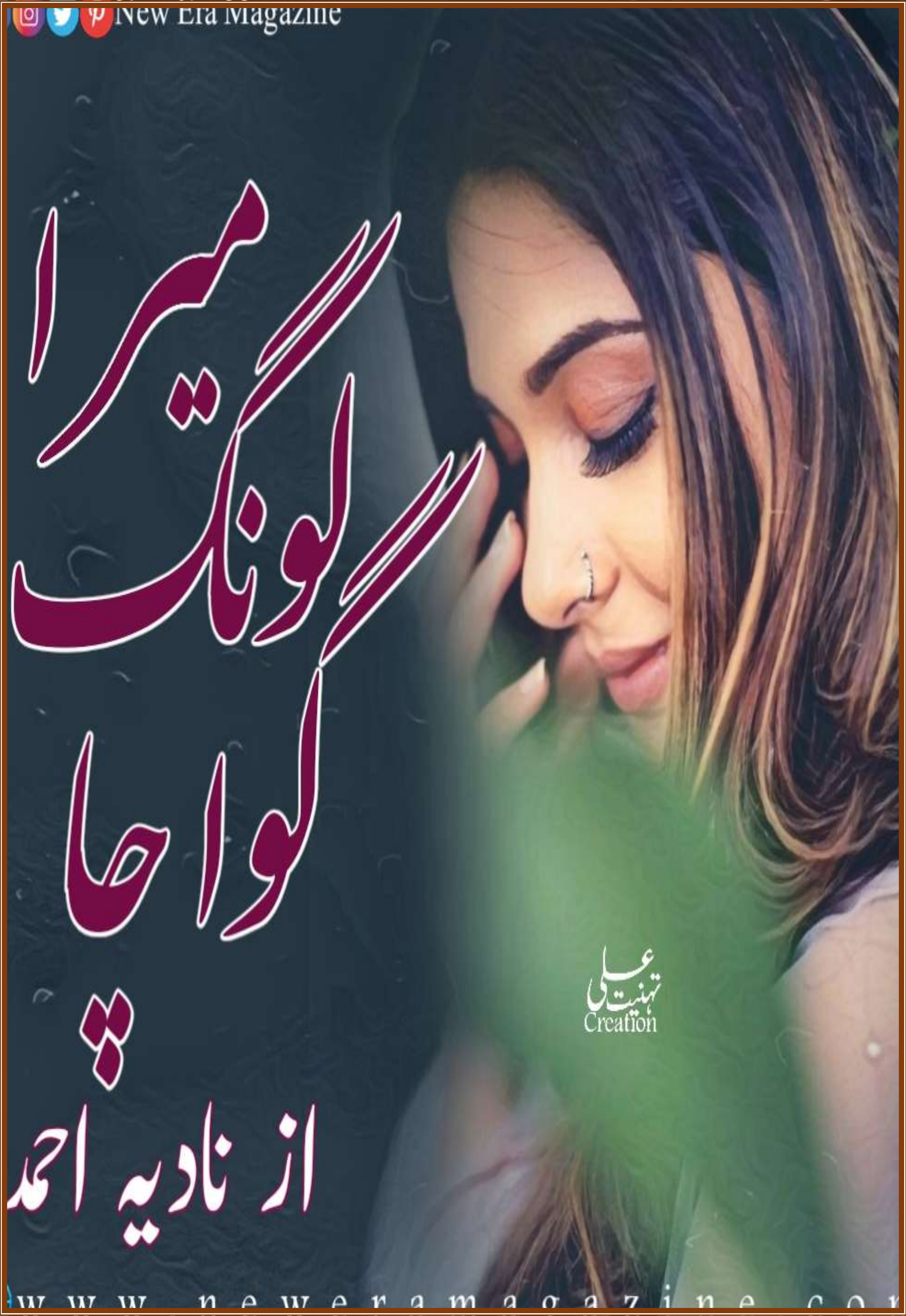

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرالونگ گواچا

ازنادیہ احمد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردومیں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپردیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرامیگزین

☆☆☆☆☆

اللہ جی میں تولٹ گئی بر باد ہو گئی کوئی پولیس کو بلاؤ۔۔ پھوپھو دردانہ کی چنگھاڑتی آواز پہ آئی لائینز لگاتا میرا ہاتھ کانپا ہوا ہاتھ اس بری طرح پھسلا کہ سیاہ لکیر آنکھ کے اوپر کی بجائے نیچے جا لگی۔ پھوپھو بولیں بھی تو اتنا اونچا تھیں میرا ننھا سا دل دہل گیا۔اب آپ سوچ رہے ہوں گے پھوپھو دردانہ کی آواز نہ ہوئی جنگل کے شیر کی دہاڑ ہو گئی۔ارے بھئی آپ یقین کریں یا نہ کریں اللہ جھوٹ نہ بلوائے پھوپھو دردانہ کے گلے میں لاوڈ اسپیکر فٹ تھا۔میں تو کہتی ہوں جلسے کے سامنے بھی کھڑا دیتے تو بغیر مائیک آخری کرسی تک آواز جاتی یہ تو پھر دادی کا سات مرلے کا گھر تھا۔ بڑے سے صحن کے گرد چار کمرے بنے تھے۔ایک باورچی خانہ اور غسل خانہ بھی تھا۔بیٹھک کو چھوڑ کر ہر کمرے میں ایک خاندان آباد تھا۔ایک میں سردار چاچا،رابعہ چچی اوران کے چار بچے رہتے تھے دوسرے میں دادا،دادی اور غضنفر چچا کا بسیرہ تھا لیکن اب وہاں سے دادا دادی بیٹھک میں منتقل ہو رہے تھے آجکل رضیہ اور دردانہ پھوپھو اپنے شوہر اور بچوں سمیت ڈیرہ ڈالے ہوئی تھیں اور ہاں وہیں انکا سامان بھی پڑا تھا جبکہ تیسرا اور آخری کمرہ ہمارے قبضے میں تھا۔اس کمرے میں،میں اپنے اماں،ابا اور تین جنگلی بلوں جیسے لڑاکا بھائیوں کے ساتھ رہتی تھی۔اب آپ پوچھیں گے میں کون؟

ارے بھئی میرا تعارف بھی ہوتا رہے گا پہلے یہ تو دیکھ لیں دردانہ پھوپھو کو کیا ہوا لیکن نہیں بھئی یہ تو آپ ہی دیکھیں کیونکہ میری نظر شیشے پہ پڑ گئی ہے اور اب مجھ سے اور کچھ نہیں دیکھا جائے گا۔پورے ایک گھنٹے کی محنت سے بیں لگائی تھی۔دس منٹ لگا کر

ایک آنکھ کا لائینر لگایا تھا جو اللہ کر کے پہلی بار سید ھا لگا تھا لیکن یہ پھوپھو۔۔۔انکے ہوتے کبھی کسی اور کا بھلا ہو سکتا ہے۔اب مجھے ایک بار پھر منہ دھونا پڑے گا، بیس لگانی پڑے گی اور دوبارہ سے سارا میک اپ کرنا ہو گا اور اس چکر میں اگر غضنفر چچا کی بارات میں دیر ہوئی تو مجھے الزام مت دیجئے گا کیونکہ آپ گواہ ہیں میرا آئی لائینر پھوپھو کی چیخ کی وجہ سے خراب ہوا ہے۔ لیکن یہ پھوپھو آخر چیخیں کیوں۔افففف۔۔۔میں بھی نا، میری انہی باتوں کی وجہ سے اماں مجھے سب سے پہلے تیار ہونے بھیج دیتی ہیں کیونکہ میں ہمیشہ تیار ہونے میں وقت لگاتی ہوں لیکن اب آپ خود بتائیں بھلا اس میں میرا کیا قصور اب لڑکیاں بننے سنورنے میں دیر نہیں لگائیں گیں تو کیا پھوپھو اور اماں جیسی مالا سنہا اور مدھوبالا کے زمانے کی دوشیزائیں وقت لیں گی؟

نہیں بھائی مجھ سے تو برداشت نہیں ہو رہا۔میرا خیال جا کر دیکھ ہی لوں کہ دردانہ پھوپھو چیخیں کیوں۔کیا خیال ہے چلیں؟

پورے سات ہیرے لگے تھے۔کمرے سے نکل کر میں صحن میں پہنچی تو صحن کے بیچوں بیچ کھڑی پھوپھو نے اعلان کیا۔سامنے بچھی چارپائی پہ دادی، اماں اور بڑی پھوپھو بیٹھی تھیں۔شرمندہ سی رابعہ چچی پھوپھو کے پاس کھڑی تھیں۔

میاں جی نے اتنے چاؤ سے بنوا کر دیا تھا۔دردانہ پھوپھو نے زار و قطار روتے آرام کرسی پہ آرام سے بیٹھے وجاہت پھوپھا کی طرف دیکھا جن کی شکل پہ ہمیشہ کی طرح بارہ بجے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے۔میری تو خیر آنکھیں ترس گئیں کبھی گیارہ یا ایک بجتا دیکھوں پر شائد اس میں پھوپھا کا بھی کوئی قصور نہ تھا۔پھوپھو کے ساتھ دس سال گزارنا بڑے حوصلے کی بات تھی۔اب ان حالات میں صورت فیصل آباد کار کا ہوا گھنٹا گھر جیسی ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہ تھی۔

اپا مل جائے گا۔۔پاس کھڑی رابعہ چچی منمنائیں۔پھوپھو نے خونخوار نظروں سے انہیں گھورا کہ بیچاری سہم کر باورچی خانے میں جا گھسیں۔

ہائے میرے اللہ میں بھی کہاں بھینس کے آگے بین بجانے لگی۔اس گھر سے کسی کا پیتل کا چھلا بھی گم ہو جاتا نا تو دیکھنا کیا واویلا ہوتا۔میری چیز ہے نا اسی لئے کسی کو پرواہ نہیں۔اس تجاہلِ عارفانہ پہ دردانہ پھوپھو نے تو اپنا سر پیٹ ڈالا۔

آپا سب ہی ڈھونڈ رہے ہیں آپ پانی پئیں۔یہیں کہیں ہو گا مل جائے گا۔رابعہ چچی پلٹیں تو ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کا گلاس تھا جو انہوں نے زار زار روتی دردانہ پھوپھو کو پکڑایا اور جسے وہ ایک ہی گھونٹ میں غڑاپ سے پی گئیں۔دادا،دادی،اماں،ابا،سردار چچا،رابعہ چچی،رضیہ پھوپھو،سلیم پھوپھا،وجاہت پھوپھا اور ان سب کی کل ملا کر ایک درجن اولادوں نے سکھ کا لمبا سانس لیا تھا کہ اب ٹھنڈا پانی پی کر یقیناً دردانہ پھوپھو کو ٹھنڈ پڑ جائے گی لیکن یہ تو بس ان کی خام خیالی تھی۔

ملنا ہوتا تو اب تک مل چکا ہوتا۔چوروں کا گھر ہے یہ۔۔۔گلاس رابعہ چچی کے ہاتھ میں

واپس پیچ کر انہوں نے ایک بار پھر واویلا مچایا۔

پولیس بلاوں گی میں۔ الٰہی خیر آخر یہ ماجرا کیا ہے۔ بس بھئی میری تو برداشت کی حد ہوئی۔ ایک کالی بھتنی آنکھ لئے پچھلے دس منٹ سے انکار و نا سنتے میرے تو صبر کا پیمانہ بھر گیا تھا لہٰذا پوچھ لیا کہ آخر کھویا کیا ہے جو یوں ہوش کھو رہی ہو پھو پھو۔ میری آواز نقار خانے میں گو نجتی طوطی سی تھی کہ پھو پھو کے امپورٹیڈ ساونڈ سسٹم سے بھلا میرے لوکل اسپیکر کا کیا مقابلہ لیکن شائد سب لوگ ان کی آواز سے اتنے بیزار تھے کہ سبھی نے گھوم کر میری طرف دیکھا اور پھر گھبرا کر گردن موڑ لی۔ وجاہت پھوپھا کی تو شاید دبی دبی چیخ بھی نکل گئی تھی کہ درد انہ پھو پھو نے انہیں ہمیشہ سے ڈرا کر رکھا ہوا تھا۔ (اب یہ مت پوچھنا سب مجھ سے ڈر کیوں گئے) پھو پھو نے مجھے اپنی آدھی بند آنکھ سے گھور کر دیکھا اور گردن ٹیڑھی کر باقاعدہ چیخ کر بولیں۔

پورے سات ہیروں جڑا لونگ تھا۔ اور پھو پھو کو چیخنے کے لئے بھلا کو نسا زور لگانا پڑتا تھا۔ بہر حال آخر راز کھل ہی گیا تھا اور میں نے شکر کا کلمہ پڑھ کر واپسی کا عندیہ کیا لیکن غضنفر چچا کی آواز پہ قدم رک گئے۔

کیا شور مچا رکھا ہے، ہم میں سے کسی کی جیب سے نکلتا ہے تو نکال لے۔ سبب ڈھونڈ تو رہے ہیں اب کیا خود کشی کر لیں اس غم میں۔ غضنفر چچا کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا یہ معاملہ تو بول پڑے۔ غضنفر چچا ہمارے سب سے چھوٹے چچا ہیں۔ پھو پھو کی اور انکی

طبیعت میں بڑی مطابقت ہے اس لئے دونوں کی خوب بنتی ہے۔ جہاں دردانہ پھوپھو ہوں وہاں غضنفر چچا پیر نہیں دھرتے۔ایسے ہی جہاں غضنفر چچا پائے جاتے ہیں دردانہ پھوپھو دور دور تک دکھائی نہیں دیتی ہیں۔ماشاءاللہ دونوں میں محبت اتنی ہے لیکن آج تو خاص دن تھا نا۔ غضنفر چچا کی شادی تھی۔اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے پھوپھو نے دوماہ پہلے ہی شادی میں شمولیت سے انکار کر دیا تھا۔چچا بھی ہتھے سے اکھڑ گئے لیکن دادی نے سمجھایا بہن کا معاملہ ہے تو وہ کچھ دھیمے پڑے اور اب دوماہ سے مستقل ان کا خیال اس شرط پہ رکھا جارہا تھا کہ وہ چچا کی شادی پہ بغیر کوئی مسئلہ کھڑا کئے شمولیت کریں گیں۔اللہ اللہ کر کے کل مہندی کی رسم خیر وعافیت سے گزری تھی۔سب نے مل کر کیا خوب رونق لگائی تھی۔دوپہر تک سب ٹھیک تھا۔کھانے کے بعد سے میں کمرے میں گھسی سارے خاندان کے کپڑے استری کر رہی تھی پھر میں تو تیار ہونے چلی گئی اور ایکدم پھوپھو کا ہیرے کا لونگ گواچ گیا۔ہائے اللہ یہ اس اسٹوری کے ساتھ ہی میرے اندر کی مسرت نذیز نے چھلانگیں لگائیں اور میں پیچھے پیچھے آندا میری چال ویندا آئیں گانا شروع کرنے والی تھی کہ دردانہ پھوپھو کی پاٹ دار آواز پہ چونک کر حقیقت کی دنیا میں واپس آئیں جہاں پھوپھو اور چچا باز وپڑھا کر لڑ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیری جیب نہیں تیرے تو کمرے کی تلاشی لوں گی۔ تجھ پہ تو سب سے پہلا شک ہے میرا۔ دردانہ پھوپھو نے انگلی کے اشارے سے وارننگ دی۔ چارپائی پہ بیٹھی دادی آگے بڑھ کر غضنفر چچا کا ہاتھ کھینچ کر انہیں واپس بٹھالیا۔

دیکھ لو امی یہ کیا الزام تراشیاں کر رہی ہے۔ وہ دادی کی طرف دیکھ کر نروٹھے پن سے بولے۔

میں تھوکتا بھی نہیں اسکے دو ٹکے کے لونگ پہ۔ انہوں نے پیٹھ تھپک کر تسلی دی۔

دو ٹکے کا لونگ۔۔۔ ہائے پورے سات ہیروں جڑا تھا منحوس مارے۔ کبھی دیکھے بھی ہیں اتنے ہیرے ایک ساتھ۔ دردانہ پھوپھو کے تو تلووں پہ لگی سر پہ بجھی۔ ہاتھ نچا نچا کر لڑاکا عورتوں کی طرح طعنے مارے کہ غضنفر چچا کی تو بولتی بند ہو گئی۔ پر سردار چچا نے ہکلی زبان کے ساتھ اپنی ٹانگ پھنسانا ضروری سمجھا۔

ہاں۔۔۔ دیکھے ہیں نا۔۔۔ آآآپا! آپکے لولو لونگ میں۔

لو سن لو انکی بھی۔ آگرہ والوں کی ٹرین چھوٹ جائے ان کا جملہ مکمل ہونے کے چکر میں پر بولیں گے ضرور۔

ہائے تو نے دیکھا ہے۔ چل میرا بھائی ذرا جلدی سے بتا کہاں دیکھا میرا لونگ۔ دردانہ پھوپھو کی چھوٹی چھوٹی چائنیز آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ پچکارتے ہوئے بولیں تو

سردار چچانے سینہ تان کر جواب دیا۔

صبح دیکھا تھا۔۔۔۔آآآپ کی نانا ناک میں۔

دھت تیرے کی۔کھودا پہاڑ نکلا۔۔اچھا دفع کرو۔

پرے ہٹ منحوس مارا۔خان صاحب کہاں رہ گئے میں کہتی ہوں بلاؤ پولیس کو ان چوروں کے گھر سے ایسے نہیں ملے گا کچھ۔اب تو پولیس آکر برآمد کروائے گی۔ایک بار پھر پولیس کی دھمکی۔۔

بھئی پھو پھو ہیں یا ڈائن۔بات بات پہ پولیس کا ذکر لے آتی ہیں۔پر ہیں بڑے جگر والی ہماری پھوپھو۔پوری پلٹن ایک طرف، پھوپھو کی تیز گام ایک طرف۔

حد میں رہ دردانہ حد میں ورنہ ٹھیک نہیں ہو گا۔غضنفر چچا ایک بار پھر میدان میں اترے۔

ہاں تو کیا کرلے گا۔میرالونگ آج کے آج نہ ملا تو میں صاف کہہ دیتی ہوں امی تم اکیلی بیٹا بیاہنے چلی جانا۔میں اور میرا میاں بارات میں شامل نہیں ہوں گے۔

لوجی دو مہینے کی محنت گئی تیل لینے۔۔میں تو کہتی یہ سارا قصور اس لونگ کا تھا جو پھڑک کرناک سے گر گیا۔کیا تھا آج کے دن ٹکا رہتا۔گھر میں جگ عظیم چہارم شروع کروا دی۔

دردانہ حوصلے سے کام لے بیٹا۔رضیہ سارے گھر میں جھاڑو لگا رہی ہے نا۔ابھی مل جائے گا۔دادی نے تسلی دی۔اب اس سے زیادہ وہ کر بھی کیا سکتی تھیں بیچاری۔

پھوپھو کو تو کچھ بھی کہنا اس وقت بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا۔

کہاں سے لاؤں حوصلہ۔میرا سات ہیروں والا لونگ۔شادی کے دس سالوں میں بس ایک یہی تحفہ دیا تھا آپ کے داماد نے۔سینے پہ ہاتھ مارتے مون سون دوبارہ شروع ہو گئی۔

پوچھ لو سامنے بیٹھے ہیں۔لو بھئی آ گئی پھوپھا کی شامت۔

اللہ اپنی جناب سے اور بھی بہت کچھ دے گا۔پریشان نہ ہو۔دادی نے پیار سے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

اللہ دے گا بس،انہوں نے تو قسم کھا رکھی ہے۔آپ کے سامنے ہے کس حال میں گزارا کرتی ہوں۔اب بھئی ہر کوئی آپکی بہوؤں کی طرح عیش تو کرتا نہیں،نہ سارے مرد آپکے بیٹوں جیسے زن مرید ہوتے۔

سن لو۔ایک وار میں میدان کیسے صاف کیا جاتا یہ تو کوئی ہماری دردانہ پھوپھو سے سیکھے اماں نے گھور کر ابا کو دیکھا تو ابا چشمہ درست کرتے دوسری طرف دیکھنے لگے۔کچھ ایسی حالت رابعہ چچی کی تھی جو سردار چچا کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔وجاہت پھوپھا الگ خجالت سے بیٹھے تھے۔

پورے سسرال کے سامنے عزت افزائی جو ہو رہی تھی۔

دیکھ تو پھر شروع ہو گئی۔ کب سے ٹر ٹر کئے جا رہی کبھی لونگ کا رونا کبھی زن مریدی کا رونا۔ میں کہہ دیتا ہوں باز آ جا۔ غضنفر چچا کا میٹر ہر دو منٹ بعد گھوم جاتا تھا۔ حالانکہ پتا بھی تھا یہ پھڈا آج کے دن انہیں ہی مہنگا پڑے گا۔ دو گھنٹے بعد بارات کو نکلنا ہے اب اس طرح پھولے منہ سے وہ اگر ساتھ چل بھی پڑیں گیں تو پورے خاندان اور ان کے سسرال کے سوالوں کے جواب کون دے گا اور انکی وہ خرانٹ ساس جو سب کے دانت گنے بغیر چین سے نہیں بیٹھتی۔ پر نہیں سینگ ضرور پھنسانے ہیں۔

کیوں آ جاؤں باز ہیں؟ تیرا دیا کھاتی ہوں۔ کم ہے یا زیادہ اپنے میاں کی روٹی کھاتی ہوں تجھ سے تو کبھی اتنا نہ ہوا بہن کو عیدہ بقر عید جوڑا ہی خرید کر دے دے۔

استغفر اللہ۔ پھوپھو بھی ناویسے دبا کے جھوٹ بولتی ہیں۔ ابھی عید میں تین ہفتے باقی تھے اور دادی سمیت سب بھائی الگ الگ جا کر عیدی دے آئے تھے۔ ہر سال بقرہ عید پہ دادی دونوں بیٹیوں کو ایک ایک ران بھجواتی تھیں۔ رضیہ پھوپھو نے تو کبھی مین میخیں نہیں نکالے پر دردانہ پھوپھو کا موڈ ہمیشہ خراب ہو جاتا۔ اب اسی روٹھنے منانے میں پھوپھو کی خواہش پہ غضنفر چچا نے گائے کے ایک حصے کے پیسے پکڑا دیئے۔

دردانہ اللہ کو مان بیٹی۔ تو نے گائے میں حصہ ڈالا تو غضنفر نے وہ پیسے دیئے۔ غضنفر چچا بولنے ہی والے تھے کہ دادی نے کہہ دیا۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے پر بڑی

جتاتی نظروں سے پھوپھو کی طرف دیکھا کہ اب تو اونٹ پہاڑ کے نیچے آہی گیا سمجھو پر یہیں وہ کھا گئے مات۔انہیں پھوپھو کی جری صلاحیتوں کا درا صل ٹھیک سے علم نہ تھا۔

ہاں تو کیا احسان کر دیا۔بھائی تو پوری گائے بہنوں کو عید پہ دے دیتے ہیں۔میرے پڑوس میں ہے ناشکیلہ۔اسکا بھائی دبئی ہوتا ہے۔اس بار اونٹ بھیج رہا ہے اسے۔اب اتنی چینکی میں سمیٹ کر بھی کیا کرلوں گی۔ کمبختوں نے بسنت پہ تو پابندی لگادی ورنہ ایک ڈور کی چرخی ابھی گھر سے نکل آتی۔اتنا کس کے جھوٹ بولا تھا پھوپھو نے کسی کو یقین آنا تو دور کی بات ہنسی چھپانے کو کونہ تلاش کرنے لگے۔اب جس شکیلہ اور اسکے اونٹ والے بھائی کا قصہ پھوپھو آج سنا رہیں پچھلے دس سال سے اسی بھائی کے قصائی پن کے قصے ہم پھوپھو کی زبانی بارہا سن چکے ہیں کہ وہ موصوف بہن کے گھر اونٹ بھیجنا تو دور کی بات ماں کو زیرہ بھی نہیں بھیجتے۔

آکھوں۔ہم نے پھر یہاں وہاں منہ چھپا کر تھوڑا سا ہنس لیا کہ چلو کچھ تو سکون مل جائے پر بیچارے وجاہت پھوپھا تو سیدھے پھوپھو کے نشانے پہ تھے۔انکی شعلہ باز نگاہوں سے کہاں بچتے۔ہنسی کو بریک لگانے کے چکروں میں کھانسی آگئی۔

ہائے تمھیں کیا ہوا؟ بڑی بے وقت کھانسی آرہی۔پھوپھو چہک کے بولیں۔

نہیں وہ میں کہہ رہا تھا بہت دیر ہوگئی ایک کپ چائے کا مل جاتا تو۔پھوپھا بھی بڑی چالو چیز ہیں۔اس سنگین صورتحال میں بھی یاد رہی تو چائے۔

ارے ہم بد نصیبوں کو چائے کون پوچھے گا۔یہاں تو بس نوٹوں والوں کی خاطریں ہوتی ہیں۔پتا بھی ہے میرے میاں کو ہر ایک گھنٹے بعد چائے کی طلب ہوتی ہے لیکن نہیں۔ اب یہ کونسے پشتارے باندھ کر لاتا ہے جو اس کی خاطر ہو گی۔

لو جی لپیٹ لیا رضیہ پھوپھو کے میاں کو بھی۔احتشام پھوپھا کی عادت تھی سسرال کبھی خالی ہاتھ نہیں آتے تھے تو بس ان کی خاطر مدارت بھی اسی حساب سے کی جاتی پر اللہ کی پناہ وجاہت پھوپھا کی چائے کا طعنہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔ صبح سے چار بار تو میں معصوم اپنے نازک ہاتھوں سے چائے بنا کر دے چکی تھی۔پھوپھو ویسے اتنی غلط بیانی اچھی نہیں ہوتی اللہ کو حساب بھی دینا ہوتا ہے۔

رابعہ جاؤ وجاہت کے لئے چائے بناؤ۔۔دادی نے لڑائی کا رخ لونگ سے ٹرانسفر ہو کر چائے پہ آتے دیکھا تو فوراً ہی جھگڑا نبٹانے کو رابعہ چچی کو آرڈر دیا۔

میں بنانے والی تھی امی بس آپا کا لونگ ڈھونڈنے لگ گئی تو۔۔۔چچی بیچاری کے بس منہ میں تھی بات اور پھوپھو کو آ گیا یاد ایک بار پھر اپنا لونگ۔۔

وہ نہیں ملنے کا ایسے۔لو ہو گئی پھر وہی کہانی شروع۔سب کچھ ایک بار پھر دہرایا جائے گا۔

چھوڑ دو بس اب یہ ڈرامے،یہ جھاڑو لگا کر مجھے مطمئن کرنے کی کوشش مت کرو۔ خود ہی چرا کر اب خود ہی ڈھونڈنے کے فریب کر رہے ہیں سب۔رضیہ پھوپھو سامنے

سے جھاڑو تھامے آرہی تھیں بیچاری، دردانہ پھوپھو نے انہیں بھی سنا ڈالی۔ وہ پھوپھو کی طبیعت سے واقف تھیں انکی بات کو نظر انداز کرتیں دوسرے کمرے میں جا گھسیں۔

ارے خان صاحب تم کیا منہ سی کر بیٹھے ہو کچھ کہتے کیوں نہیں۔ وہاں سے جواب نہ آیا تو کرسی پہ اونگھتے وجاہت پھوپھا (جو اکثر ایسے موقعوں میں نا جانے کیسے سو جاتے تھے) کو ٹہوکا مارا۔

مجھے کیا بولنا تھا؟ وہ ایکدم ہڑبڑا کر اٹھے۔

اچھا یہاں سب کے سامنے کیا بولنا تھا۔ وہاں گھر پہ تو قینچی کی طرح زبان چلتی ہے۔ ایک پہ سو سناتے ہو یہاں گونگے کا گڑ منہ میں ڈال کر بیٹھے سب کے سامنے۔ پھوپھا کا تو وہ حال آ دردانہ مجھے مار۔ سن کے ٹھنڈ پڑ گئی نا۔

نہیں تم بات کر تو رہی تھی اب میں کیا کہوں۔ وہ کچھ شرمندہ سے ہوئے۔

ہاں! تم کیا کہو۔ یہ جو سب کے سامنے میسنے بن کے بیٹھے ہیں نا۔۔ اگر لونگ نہ ملا تو ساری زندگی مجھے طعنے مارے گا۔ بھائی کی شادی پہ گئی ہیروں کا لونگ گھما آئی۔ اس عزت افزائی پہ پھوپھا تو ہمیشہ کی طرح آئیں بائیں شائیں کرنے لگے پر مردِ مومن مردِ حق ہمارے پیارے غضنفر چچا کے سینگ پھنسنے کو بے قرار آ گئے درمیان میں۔

دیکھ دردانہ میرا دماغ پہلے گرم ہو رہا خوامخواہ بات بڑھانے کی ضرورت نہیں۔ میری

شادی پہ یہ جو ہنگامہ کر رہی ہے نا تو، دیکھنا تیرے بچوں کی شادی پہ بھی ایسا فساد ڈالوں گا میں لکھ کے رکھ لے۔ دادی نے ہاتھ دبا کر روکنا چاہا۔ آپ بھی حد کرتے ہیں ویسے چچا اور کچھ نہیں اپنے دولہا ہونے کا احساس کر کے خاموش ہو جائیں۔ پھوپھو کب تک اکیلی بول سکتیں۔

نات تو بڑھ چکی غضنفر۔ میں کہے دیتی ہوں آج کے آج میرا لونگ نہ ملا تو زندگی بھر اس گھر میں پیر نہیں ڈالوں گی۔ لو جی دھمکی کی اسٹین گن پھر نکل آئی۔

اچھا تو مت آنا۔ جب بھی آتی کوئی نہ کوئی مسئلہ لے کر آتی ہے۔ شادی کا گھر پولیس چوکی ہو گیا قسم سے۔ غضنفر چچا نے بھی ہاتھ جوڑے۔ ابا نے کچھ کہنا چاہا پر اماں نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا۔ ویسے کسی نے دیکھا نہیں پر میری عقابی نظریں سب کچھ تاڑ لیتی ہیں۔ اماں بھی خوب ہیں ہماری اب مفت کا شو کسے برا لگتا۔

یہ دیکھو کیسے دل کی باتیں زبان پر آ رہی ہیں۔ یہ تھا اسکے دل میں کب سے جو نکل آیا۔ بہن کو کیوں برداشت کرے گا۔ پھوپھو تلملا کر اٹھیں۔

اٹھو جی۔ ابھی کے ابھی رکشہ لے کر آؤ۔ ڈیڑھ پسلی پھوپھا کو بازو سے گھسیٹ کر کرسی سے اٹھایا۔

اس کا یہ مطلب نہیں تھا میری بچی۔ دادی بناء چپل پیچھے بھاگیں۔

سارے مطلب سمجھ آ رہے ہے مجھے امی اب تم نے بیٹے کی حمایت نہیں کرنی تو اور کس نے

کرنی ہے۔ چلو جاؤ۔۔دادی کا ہاتھ جھٹک کر انہوں نے پھوپھا کو دھکا مارا۔دادی نے آنکھوں ہی آنکھوں۔۔جی رکشہ لے کر آؤ۔۔میں اشارہ کیا جسے وجاہت پھوپھا فوراً سمجھ گئے۔

وہ میں کہہ رہا تھا رابعہ چائے بنا رہی تھیں۔وہ کھسیانے ہو کر دوبارہ بیٹھ گئے۔

چائے کی پڑی ہے بس یہاں میری عزت کا فالودہ ہو رہا اس کا کچھ خیال نہیں۔دھپ سے واپس چارپائی پہ بیٹھتے انہوں نے یہ بڑی سی گھوری کرائی پر پھوپھا بھی چائے کے سرور میں تھے۔آئی گئی کر گئے۔

رابعہ بیٹا لے آ جلدی سے چائے وجاہت کے لئے۔دادی نے طوفان تھمتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا اور پاس آ بیٹھیں۔

جلدی کا ہے کو آئے گی بھئی۔چائے نہیں پائے بنا رہی ہیں آپکی لاڈلی بہو۔سوچتی ہوں گی طلب ہی ختم ہو جائے۔لو جی ایک اور سن لو۔رابعہ چچی چائے کی ٹرے تھامے منہ لٹکائے باہر آ گئی۔سب نے اپنی اپنی پیالی اٹھائی ٹرے پھوپھو کے آگے کی تو انہوں نے منہ پرے کر کے اپنا کپ اٹھا لیا۔اللہ جانے شائد انہیں شک تھا جو رابعہ چچی کو دیکھ کر کپ اٹھایا تو کہیں پتھر کی نہ ہو جائیں۔

چل اب رونا چھوڑ چائے پی اور ذرا تحمل سے سوچ لونگ کہاں گر سکتا ہے۔اماں نے پیٹھ تھپکتے تسلی دی۔

رہنے دو بس میرا دل بھر گیا۔پورے سات ہیرے جڑے تھے بھابھی آپ نے تو دیکھا

تھا نا کیسا چوڑا چمکدار تھا۔اماں کا ہاتھ پکڑے وہ پھر لونگ کہانی لے کر بیٹھ گئیں۔

ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔انہوں نے سر ہلایا۔

لیکن اس بندہِ خدا نے پیچ خراب ہو گیا تھا اسکا ان سے کب سے کہہ رہی تھی مجھے صرافہ بازار لے جاؤ بھی میری ایک نہ سنی۔سر جھٹکتے وہ اپنی درد بھری داستان سنانے لگیں جس کے سب سے بڑے ولن پھوپھا وجاہت تھے۔

اس دن بولا تھا تو چلتے ہیں تم نے کہا شادی کی شاپنگ کرنے اچھرے جاؤ گی تو میں وہاں لے گیا۔پھوپھا نے وضاحت تو دے دی پر دردانہ پھوپھو کے آگ لگ گئی۔

شاپنگ کا طعنہ تو ایسے دے رہے ہو جیسے لبرٹی لے گئے تھے۔میرے بھائی کی شادی تھی اب کیا چار جوڑے بھی نہ خریدتی۔پھوپھا منہ چائے کے کپ میں دیئے چپ چاپ سنتے رہے۔

دیکھا ہے نا آپ نے اس طرح ذلیل کرتے ہیں یہ مجھے۔اب اگر لونگ نہ ملا تو ساری عمر اٹھتے بیٹھتے گنوائیں گے بھائی کی شادی میں گئی تھی ہیروں کا لونگ گھما آئی۔کاش پھوپھا بیچارے کی اتنی ہمت ہوتی۔مجھے یقین ہے میرے ساتھ یہ حسرت پھوپھا وجاہت کے دل میں بھی اٹھی ہو گی۔

بات کر رہا ہے وہ دردانہ،اسے طعنہ دینا نہیں کہتے میری بہن۔رضیہ پھوپھو آخری کمرے سے بھی جھاڑو لگا کر خالی ہاتھ نکل آئیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باجی تم سے تو بھائی جان کبھی آپ جناب سے کم بات نہیں کرتے۔ تم نے تو خوب رعب میں رکھا ہوا میاں کو۔ جہاں چاہو بٹھا دیتی ہو وہ چپ کر کے بیٹھ جاتے۔ تمہیں کیا پتا۔۔۔ طعنے ایسے دیئے جاتے ہیں۔ لو جی آپ بھی سن لیں۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا ہر عورت کو دوسری عورت کا شوہر کیوں آئیڈیل لگتا ہے۔ اسکے نزدیک دنیا کا سب سے برا، جابر اور سخت گیر انسان اسکا اپنا خاوند ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں اپنی بہن یا بھابھی تو کسی فرشتہ صفت نیک پروین ٹائپ انسان (اسکا ذکر آپکو کر لیجیے گا کچھ تو ہوتا ہی ہوگا) کے ساتھ زندگی گزار رہی ہوتی ہے۔

امی سارے گھر کی جھاڑو لگا لی کچھ بھی نہیں ملا بس اب صحن رہ گیا ہے۔ آپ لوگ اٹھیں تو میں یہاں بھی لگا دیتی ہوں۔ رضیہ پھوپھو نے پہلے کی طرح اس بار بھی دردانہ پھوپھو کی ذاتیات کو جھاڑو میں اڑانے کی کوشش کی۔

ملے گا بھی نہیں کسی کے ہاتھ لگ گیا۔ اتنا موٹا تھا اتنا موٹا۔۔ فرش پہ پڑا صاف نظر آجاتا اٹھا لیا ہے کسی نے۔ میں کہتی آخر یہ قصہ کیا لے دے کر ختم ہوگا۔ گھوم پھر کر رونا وہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔

حد ہو گئی آپا کون اٹھائے گا بھلا سب گھر والے ہیں۔ رابعہ چچی کا صبر بھی اب جواب دے چکا تھا۔

مجھے کیا پتا کس نے اٹھایا۔ منحوس مارے ایک سے بڑھ کر ایک چور ہیں اس گھر میں۔ لو

سن لو۔ آ گیا چین سب کو چور بن کر۔

بیٹا رضیہ یہاں سے اٹھ کر اب سب کہاں جائیں گے۔ لگا لے جھاڑو ہاتھ نیچا کر کے۔ اللہ کرے بس دردانہ کا لونگ مل جائے میں دو نفل شکرانے کے ادا کروں گی۔ پھوپھو کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے دادی نے رضیہ پھوپھو کو سمجھاتے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

سب نے مشترکہ آمین کہا۔

آمین۔ سب سے اونچی آواز دردانہ پھوپھو کی تھی۔

جی امی میں لگا لیتی ہوں۔ رضیہ پھوپھو نے ہاتھ میں پکڑا پھول جھاڑو صحن میں لگانا شروع کر دیا۔

دردانہ ذرا جوتی اتار کر پاؤں اوپر کر لے میں چارپائی کے نیچے سے بھی ہاتھ مار لوں۔

سارے صحن میں جھاڑو لگا کر پھوپھو اب اس جگہ آ گئیں جہاں چارپائی بچھی تھی۔ اماں اور دادی تو پاؤں اوپر کئے بیٹھے تھے۔ رضیہ پھوپھو کی بات پہ دردانہ پھوپھو نے منہ بگاڑا اور بجائے جوتا اتار کر پاؤں اوپر کرنے کے جوتے سمیت پاؤں سیدھے سیدھے اونچے کر لئے کچھ اس طرح کہ انکی جوتی کے تلووں کا رخ سیدھا میری طرف تھا۔

امی۔۔ پھوپھو۔۔ یہ پھوپھو کی جوتی کے نیچے کیا ہے۔ سیاہ اسفنج کے تلوے میں کچھ چمک رہا تھا۔ میں ایک دم چلائی۔ پھوپھو سمیت سب کا دھیان ایک ساتھ دردانہ پھوپھو کی چپل پہ گیا۔

ہائے میرے اللہ یہ تو میرا لونگ ہے۔ چپل اتار کر ہاتھ میں پکڑے پھوپھو نے نعرہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگایا۔ جسے سارا گھر پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا۔ جسکی خاطر دو گھنٹے سے ہر شخص چور ڈاکو بن چکا تھا اور جسکی وجہ سے پھوپھو بس اب شادی سے واک آوٹ کرنے والی تھیں انکا وہ ہیرے کا لونگ ناک سے نکل کر انہی کی چپل کے تلوے میں چبھ گیا تھا۔

یا اللہ تیرا لاکھ شکر ہے ہم سرخرو ہوئے۔ پاس بیٹھی دادی نے دوپٹہ پھیلا کر اللہ کا شکر ادا کیا اور اندر بھاگیں شکرانے کے نفل پڑھنے۔

لو بھلا سارے جہاں میں ڈھونڈ رہی تھی اپنی جوتی میں پھنسا تھا۔ اماں نے پاس بیٹھی پھوپھو کی کمر پہ ایک دھپ لگائی تو وہ کھسیانی سی ہو گئیں۔

یہ دیکھو میں نے کہا تھا نا پورے سات ہیرے ہیں۔ لونگ کو چپل سے نکالنے کی زحمت بھی نہ کی تھی۔

وہ اب بھی بڑی شان سے تلوے میں ٹمٹما رہا تھا جبکہ پھوپھو وہاں موجود ایک ایک شخص کو جوتا دکھا رہی تھیں۔

یہ دیکھ غضنفر میرے بھائی۔ لو اچانک چچا چور سے بھائی ہو گئے تھے۔ پھوپھو سا بھی کوئی رنگ کیا بدلتا ہو گا۔

آپا مبارک ہو آپکو بہت۔ غضنفر چچا آپ بھی؟ ویسے دونوں ابھی کیسے زبانی کلامی دست و گریباں ہو رہے تھے اب اچانک وہ دردانہ سے آپا ہو گئیں۔

ہائے خیر مبارک۔ دردانہ پھوپھو کی خوشی جب برداشت سے باہر ہوتی تو وہ ایسی ہی

باتیں کرتی تھیں۔

شکر ہے اللہ کا میرا ہیرے کا لونگ مل گیا۔ یہ دیکھو خان صاحب جوتی کے تلوے میں پھنسا تھا۔ پھوپھو کی چپل او نگھتے ہوئے وجاہت پھوپھا کی ناک کے عین نیچے تھی۔ دیکھو۔ پھوپھا بیچارے پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی چپل کا تلوا تو کبھی پھوپھو کی ہزار واٹ مسکراہٹ دیکھ رہے تھے۔ مبارک سلام کے بعد بہر حال پھوپھو سمیت سب نے سکون کا سانس لیا۔ مجھے بھی خوب داد ملی جو اس کالک ملی آنکھ سے خزانہ ڈھونڈ لیا۔ بہر حال وقت کم تھا اور مقابلہ سخت کیونکہ اب تو مہمانوں کی آمد ھی ہونے والی تھی۔ کیوں بھول گئے کیا؟ بتایا تو تھا آج غضنفر چچا کی شادی ہے۔ پھوپھو کا لونگ ڈھونڈو مہم سے پہلے سب کو بارات وقت پہ لے کر جانے کی جلدی مچی تھی۔ ایک ایک کر کے سب نے اٹھنے کی تو میں بھی ہنستے مسکراتے خوشی خوشی اپنا منہ دھونے باتھروم کی طرف بڑھی۔

ارے بھئی اس خوشی میں تو ایک چائے کی پیالی پلوا دو۔ بڑی طلب ہو رہی ہے۔ پھوپھا کی دبی دبی فرمائش میرے کانوں تک پہنچی۔

کنگلوں کا میکہ ہے میرا۔ سب کو معلوم ہے میرے میاں کو ہر گھنٹے بعد چائے چاہیے ہوتی ہے لیکن مجال ہے جو کسی کو توفیق ہو۔ خود ہی بے شرموں کی طرح مانگنا پڑتا ہے۔ ورنہ بیٹھے رہو سوکھے منہ۔ ارے باپ رے، دردانہ پھوپھو آپ نہیں بدل سکتیں۔

لیکن آپس کی بات ہے سچ تو یہ ہے اگر پھوپھو بدل گئیں نا تو ہمارے شادی بیاہ کی تقریب پھیکی پھیکی ہو جائے گی۔ کیوں مانتے ہیں نا آپ بھی؟

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔)

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews